اسماعیلی (آغاخانی) فرقے کے عقائد ونظریات

تعارف فرقہ آغاخانی

یہ بھی شیعہ فرقے کی ایک شاخ ہے۔ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی امامت تک یہ سب ایک تھے۔ ان کے بعد اثناء عشریہ سے یہ فرقہ علیحدہ ہوگیا۔ یہ فرقہ سیدنا حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی امامت کے معتقد ہوئے۔ چنانچہ ابوزہرہ مصری المذاہب الاسلام میں لکھتا ہے کہ ''فرقہ اسماعیلیہ امامیہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ مختلف اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اسماعیلیہ کسی حد تک جنوبی و وسطی افریقہ بلاد شام پاکستان اور زیادہ تر انڈیا میں آباد ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ برسر اقتدار بھی تھے۔ فاطمیہ مصر وشام اسماعیلی تھے۔ قرامطہ جو تاریخ کے ایک دور میں متعدد ممالک پر قابض ہوگئے تھے، اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسماعیلیہ کا تعارف

یہ فرقہ اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ ائمہ کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثناء عشریہ کے ساتھ متفق ہیں۔ امام جعفر صادق کے بعد ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اثناء عشریہ کے نزدیک امام جعفر کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کاظم امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے برعکس اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کو امام قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جعفر صادق کے بعد ان کے فرزند اسماعیل اپنے والد کی نص کی بناء پر امام ہوئے۔ اسماعیل گو اپنے والد سے قبل فوت ہوگئے مگر نص کا فائدہ یہ ہوا کہ امامت ان کے اخلاف میں موجود رہی۔ کیونکہ امام کی نص کو قابل عمل قرار دینا اس کو مہمل

کر کے رکھ دینے سے بہتر ہے۔اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اقوال امامیہ کے یہاں شرعی نصوص کی طرح واجب التعمیل ہیں۔

اسماعیل سے منتقل ہو کر خلافت محمد المکتوم کو ملی یہ مستور ائمہ میں سے اولین امام تھے۔ امامیہ کے نزدیک امام مستور بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہوتی ہے۔محمد مکتوم کے بعد ان کے بیٹے جعفر مصدق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب کو امام قرار دیا گیا۔یہ آخری مستور امام تھے۔ان کے بعد عبداللہ مہدی ہوئے جس کو ملک المغرب بھی کہا جاتا ہے اس کے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے ،اس کے بعد کہا۔

اسماعیلیہ کی مختصر تاریخ

دوسرے فرقوں کی طرح شیعہ کا یہ فرقہ بھی سرزمین عراق میں پروان چڑھا اور دیگر فرقوں کی طرح وہاں تختہ مشق ظلم و ستم بنا انہیں فارس و خراسان اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً ہندوترکستان کی طرف بھاگنا پڑا۔وہاں جا کر ان کے عقائد میں قدیم فارسی افکار اور ہندی خیالات گڈمڈ ہو گئے اور ان میں عجیب و غریب خیالات کے لوگ پیدا ہونے لگے جو دین کے نام سے اپنی مقصد برآری کرتے رہے۔یہی وجہ ہے کہ متعدد فرقے اسماعیلیہ کے نام سے موسوم ہو گئے۔بعض امور کے اندر محدود رہے اور بعض اسلام کے اساسی اصولوں کو ترک کر کے اسلام سے باہر نکل گئے۔

اسماعیلیہ فرقہ کے افراد ہندو برہمنوں، اشراقی فلافسہ اور بدھ والوں سے ملے جلے۔ کلدانیوں اور ایرانیوں میں روحانیت اور کواکب و نجوم سے متعلق جو افکار پائے جاتے ہیں۔وہ بھی اخذ کئے پھر ان مختلف النوع افکار و نظریات کا ایک معجون مرکب تیار کیا۔ایسے لوگ دائرہ اسلام سے بہت دور نکل گئے۔بعض اسماعیلیہ نے صرف واجبی حد تک ان افکار سے استفادہ کیا اور اسلامی حقائق سے وابستہ رہنے کی کوشش کی۔ان کے سب سے بڑے

داعی باطنیہ تھے جو جمہور امت سے کٹ گئے تھے اور اہل سنت کے نظریات سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ جس قدر حقائق کو چھپاتے تھے۔ اسی قدر عام مسلمانوں سے دور نکلتے جاتے تھے۔ ان کے جذبہ اخفاء کا یہ عالم تھا کہ خطوط لکھتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ مثال کے طور پر رسائل اخوان الصفاء باطنیہ کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ رسائل بڑے مفید علمی معلومات پر مشتمل ہیں اور ان میں بڑے عمیق فلسفہ پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ مگر یہ نہیں پتہ چلتا کہ کن علماء نے ان کی تسوید تحریر میں حصہ لیا۔ یہ فرقہ کئی فرقوں اور ناموں سے ہر دور میں موجزن رہا، ابوزہرہ مذکورہ بالا تقریر لکھ کر اسماعیلیہ کا باطنیہ کے نام کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں۔

اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجوہات

اسماعیلیہ کو باطنیہ یا باطنین بھی کہتے ہیں۔ اسماعیلیہ کو یہ لقب اس لئے ملا کہ یہ اپنے معتقدات کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسماعیلیہ میں اخفاء کا رجحان پہلے پہل جور وستم کے ڈر سے پیدا ہوا اور پھر ان کی عادت ثانیہ بن گئی۔

اسماعیلیہ کے ایک فرقہ کو حشاشین (بھانگ نوش) بھی کہتے ہیں جن کی کرتوتوں کا انکشاف صلیبی جنگوں اور حملہ تارتار کے آغاز میں ہوا۔ اس فرقہ کے اعمال قبیحہ کی بدولت اس دور میں اسلام اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

ان کو باطنیہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اکثر حالات میں امام کو مستور مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں مغرب میں ان کی سلطنت کے قیام کے زمانہ تک امام مستور رہا۔ یہ حکومت پھر مصر منتقل ہوگئی۔

ان کو باطنیہ ان کے اس قول کی وجہ سے بھی کہا جاتا ہی کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، لوگوں کو صرف ظاہر شریعت کا علم ہے۔ باطن کا علم صرف امام کو معلوم ہوتا ہے۔

اسی عقیدہ کے تحت باطنیہ الفاظ قرآن کی بڑی دور از کار تاویلیں کرتے ہیں۔ بعض نے تو عربی الفاظ کو بھی عجیب وغریب تاویلات کا جامہ پہنا دیا۔ ان تاویلات بعیدہ اور اسرار امام کو وہ علم باطن کا نام دیتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس چکر میں اثناء عشریہ بھی باطنیہ کو ہمنوا ہیں۔ بہت سے صوفیاء نے بھی باطنی علم کو عقیدہ اسماعیلیہ سے اخذ کیا۔

بہرکیف اسماعیلیہ اپنے عقائد کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کرتے اور مصلحت وقت کے تحت بعض افکار کو منکشف کرتے۔ باطنیہ کے اخفاء عقائد کا یہ عالم تھا کہ مشرق ومغرب میں برسراقتدار ہونے کے دوران بھی وہ اپنے افکار وآراء کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

باطنیہ کے اصول اساسی

اعتدال پسند افکار وآراء دراصل تین امور پر مبنی تھے۔ ان سب میں اثناء عشریہ ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

1...... علم ومعرفت کا وہ فیضان الٰہی جس کی بناء پر ائمہ فضیلت وعظمت اور علم وفضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم ومعرفت کا یہ عطیہ ان کی عظیم خصوصیت ہے۔ جس میں کوئی دوسرا ان افراد کا شریک نہیں۔ جو علم انہیں دیا جاتا ہے، وہ عام انسانوں کے بالائے ادراک ہوتا ہے۔

2...... امام کا ظاہر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ مستور بھی ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ امام ہی لوگوں کا ہادی اور پیشوا ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں اگر وہ ظاہر نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت وہ ظاہر ہوگا۔ قیام قیامت سے قبل امام کا منظر عام پر آنا، ان کے نقطہ نگاہ کے مطابق ضروری ہے۔ امام جب ظاہر ہوگا تو کائنات عالم پر عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا۔ جس طرح اس کی عدم موجودگی میں جو استبداد کا سکہ جاری رہتا ہے، اب اسی طرح ہر طرف عدل وانصاف کی کارفرمائی ہوگی۔

3......امام کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا اور اس کے افعال کیسے بھی ہوں، کسی کو ان پر انگشت نمائی کا حق حاصل نہیں ملخصا...... (اسلامی مذاہب، ص 77، اردو مطبوعہ لاہور پاکستان)

تاریخ مذہب آغا خانی

یہی باطنیہ آگے چل کر مختلف اسماء اور مختلف عقیدوں اور طریقوں سے ابھرا جس کی طویل داستان کو مولانا نجم الغنی مرحوم نے مذاہب الاسلام میں ص 25 سے ص 35 تک پھر اسی کتاب میں مختلف جگہوں میں تفصیل سے لکھا ہے۔

اسماعیلیہ اپنے اسماء تاریخ کے آئینے میں

بابکیہ...... بزمانہ معتصم باللہ من ہارون الرشید 320ھ

خرمیہ......خرم کی طرف منسوب ماں بہن سے جواز نکاح کے قائل

حرمیہ......تناسخ کے معتقد تھے۔

حمرمیہ...... یہ دونوں ابن بابک کے متعلق ہیں۔ بابک 223ھ میں مارا گیا۔ حمرہ و حمیرا سرخ لباس پہنتے تھے۔

تعلمیہ......ان کا عقیدہ تھا کہ معرفت الٰہی امام کے بغیر ناممکن ہے نسیم الریاض شرح شفاء میں ہے کہ اسماعیلیہ کے جملہ فرقے معطلہ میں سے ہیں۔

مبارکیہ......محمد بن اسماعیل بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پیروکار 59ھ میں یہ مذہب شروع ہوا۔ اسی فرقہ سے واسطہ ہے۔

میمونیہ...... یہ لوگ عبداللہ بن میمونی کے پیروکار ہیں۔

باطنیہ......اسی میمونیہ سے نام بدلا گیا، اس لئے ان کے نزدیک قرآن وحدیث کے ظاہر پر نہیں، باطل پر عمل فرض ہے۔

خلفیہ......یہ فرقہ خلف نامی کے متبع تھے، یہ قیامت کے منکر تھے۔

قرامطہ......اس نام سے یہ فرقہ بہت مشہور ہوا۔ یہ فرقہ دہشت گردی اور اسلام کے مٹانے میں بہت مشہور ہے۔ اس کی قابل نفرت حرکات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ یہی قرامطہ ہیں جن کے ہاتھوں بیت اللہ شریف میں ہزاروں حجاج کرام نے جام شہادت نوش کیا۔ یہی قرامطہ ہیں جو کعبہ سے حجر اسود اکھاڑ کر لے گئے جو 23 سال بعد ٹکڑوں کی صورت میں واپس ہوا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے شریعت محمدی کو چھوڑ کر ایک باطل اصول ایجاد کیا جسکی رو سے جملہ املاک بشمول خواتین مشترک قومی ملکیت قرار پائے۔ قرامطہ کے بعد حسن بن صباح یعنی ایران میں قلعہ الموت کے شیخ الجبال کا نمبر آتا ہے جس کے فدائیوں کی دہشت گردی اور قتل وغارت سے پورا مشرق وسطی حتی کہ یورپ بھی چیخ اٹھا تھا۔ یہ فدائی وہی ہیں جن کو حشیش پلا کر فردوس بریں کے وعدہ پر ہر مذموم کام کرایا جاتا تھا حتی کہ صلیبی جنگوں میں کامیابی کا باعث افتخار جنرل صلاح الدین ایوبی کو بھی انہوں نے کئی بار قتل کی ناکام کوشش کی بلکہ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا۔

برقعیہ......یہ فرقہ محمد بن علی برقعی کے قائل ہیں 255ھ میں ظاہر ہوا۔

جنابیہ......ابوسعید بن حسن بن بہرام جنابی کے تابعدار ہیں۔

مہدویہ......عبداللہ مہدی کے پیروکار

ویسانیہ......ویسان کی طرف منسوب ہیں۔

نوٹ: یہ وہی عبداللہ مہدی کی پارٹی ہے، اس فرقہ کو باطنیہ سے تعلق ہے۔ ان کے عہد میں تمام مصر میں مذہب اسماعیلیہ کا رواج ہو گیا۔ مفتی قاضی تمام کے تمام شیعہ ہوتے

تھے۔ کوئی ان کے خلاف کرتا تو قتل کر دیا جاتا۔

(فائدہ) مہدویہ کی حکومت میں 296ھ میں شروع ہوئی۔ 26 برس عبدالسلام مہدی نے حکومت کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگر مذہب کی ترقی سے امام بدلتے رہے۔ مصر میں اسماعیلیہ کی ابتداء 296، 297ھ میں ہوئی اور اس کا خاتمہ 567ھ میں ہوا۔ دو سو ستر سال حکومت رہی۔

(فائدہ) ابوعبداللہ سے آخری امام تک کل ائمہ 114 ہوئے۔

مستعلویہ...... مستنصر کے بعد مہدویہ میں اختلاف ہوا تو ایک گروہ نے بالا کو امام مانا۔

نزاریہ صاحب حمیریہ...... یہ نزار اور اس کے چیلوں کی طرف منسوب ہیں۔

حشیشن...... قرامطہ کے ایک گروہ کا نام

سبعینہ...... سات اشخاص کی مناسبت سے

ان تمام فرقوں کی تفصیل اور ان کے علاوہ اور بھی مزید تحقیق مفتی فیض احمد اویسی صاحب نے مذاہب اسلام کی مدد سے تاریخ مذہب آغا خانی میں لکھی ہے۔

مختصر خاکہ تاریخ مذہب آغا خانی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اہل اسلام اپنے اسلاف صالحین کی زبانی ان کی کہانی ملاحظہ فرمالیں تا کہ اہل حق کو یقین ہو کہ یہ گروہ کتنا خطرناک ہے۔

اسماعیلی (آغا خانی) فرقے کے کفریات

جس فرقہ کا اعتقاد کفر تک پہنچے تو از روئے شریعت یہ فرقہ مرتد ہے۔ جیسا کہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے جس کا نام قرامطہ اور باطنیہ ہے۔ ان کے عقائد یہ ہیں۔ ہمارا اسلام (یا علی مدد) جواب سلام (مولا علی مدد) تو یہ سلام قرآن مقدس کے حکم

کے خلاف ہے۔ قرآن مقدس میں سلام اور جواب سلام ثابت ہے اور وہ یہ ہے۔

واذا حييتم بتحية فحيوا باحسن منها

جب سلام کیا جائے تو جواب سلام اچھے طریقے سے دیا جائے تو اس مشروعیت حکم سے انکار کفر ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ کا کلمہ شہادت

اشهد ان لا اله الا الله واشهدان محمد رسول الله واشهدان على الله

• اس کلمہ میں علی کو خدا کی نسبت کی گئی اور یہ کفر ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ یہ کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت نہیں، دل کی صفائی چاہئے۔ حالانکہ حکم خداوندی ہے کہ نماز کے لئے وضو فرض ہے۔

یاایها الذین آمنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وایدیكم الى المرافق وامسحو برء وسكم وارجلكم الى الكعبين

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کی کلائی تک دھولو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو،

پس قرآن سے ثابت ہوا کہ غسل اعضاء ثلاثہ اور مسح سر فرض ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ آغا خانی کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں کہ ہماری نماز میں قبلہ رو کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وحيث ماكنتم فولوا وجوهكم شطره

ترجمہ: جس جگہ بھی ہو تو تم اپنے کو کعبہ شریف کی جانب کرو۔

فرقہ آغا خانی کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ) تم نماز قائم کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ تو فرض نماز سے انکار صراحتاً کفر ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فسبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون

(ترجمہ) پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کے لئے جب تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ اور ثناء ہے اللہ تعالیٰ کے لئے آسمانوں اور زمینوں میں ...... پاکی بیان کرو جب تم رات کرو اور جب دن ڈھلے۔

آغا خانی فرقہ کا عقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے، کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے، جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے۔ وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے، ورنہ ہمارا روزہ فرض نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض ہے۔

اس آیت مبارکہ سے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور آغا خانی فرقہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

کلو واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل

(ترجمہ) کھاؤ اور پیو اس وقت تک حتی کہ تمہیں نظر آ جائے دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک۔

آغا خانی فرقہ کا ساتواں عقیدہ یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار

کافی ہے۔ حج ہمارے لئے فرض نہیں۔ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

(ترجمہ) اے لوگو تم پر فرض ہے حج بیت اللہ شریف کا اپنی استطاعت کے مطابق

تو حج اللہ تعالیٰ کا فرض ہے۔

حج سے انکار کرنا کفر ہے۔

8......عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ زکوۃ کے بجائے ہم اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے زکواۃ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واتوا الزکوٰۃ

(زکوٰۃ دیتے رہو)

بقولہ علیہ السلام ادو زکوٰۃ اموالکم (وعلیہ الاجماع الامۃ)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "اپنے مالوں سے زکوۃ ادا کرتے رہو" اور اس بات پر اجماع امت ہے۔

9......عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ یہ سراسر کفر ہے۔

کیونکہ گناہوں کی معافی خداوند کریم کی طاقت میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ معافی مخلوق کے بس میں نہیں اور نہ ہی گھٹ پاٹ یعنی گندا پانی چھڑکانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس لئے فرائض میں کسی ایک فرض کا انکار بھی کفر ہے۔

عقیدہ...... آغا خانی کلمہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ واشھد ان امیر المومنین علی اللہ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں)

(بحوالہ: شکشھن مالا بال منکہ، منظور شدہ درسی کتاب، مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

عقیدہ...... یا علی مدد۔ آغا خانیوں کا سلام ہے۔ (بحوالہ: شکشھن مالا سبق نمبر 2، ص 6، درسی کتاب، نائٹ اسکولز مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا، بمبئی)

عقیدہ...... مولا علی مدد، آغا خانیوں کے سلام کا جواب ہے۔ سلام کی جگہ یا علی مدد کہنا۔ (بحوالہ: سبق نمبر 2، ص 7، کتاب شکشھن مالا) (درسی کتاب برائے فارسی، نائٹ اسکولز، اسماعیلیہ ایسوسی ایشن آف انڈیا)

عقیدہ...... پیر شاہ: پیر شاہ ہمارے گناہ بخش دیتے ہیں۔ پیر شاہ ہم کو اچھی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ پیر ہماری دعا قبول کرتے ہیں۔ دعا پڑھنے سے حاضر امام خوش ہوتے ہیں۔ حاضر امام کو پیر شاہ کہتے ہیں۔ (بحوالہ: شکشھن مالا، سبق نمبر 17، ص 12، درسی کتاب: ریلیجیس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

عقیدہ: پیر شاہ یعنی نبی اور علی: ہمارے پیر پیر حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ہمارے پہلے

امام حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہمارا اپچاسواں پیر حضرت شاہ کریم الحسینی ہے۔ ہمارا اونچاسواں امام حضرت مولانا شاہ کریم الحسینی ہے۔ (بحوالہ: سبق نمبر 17، سبق نمبر 11 کتاب: شکشھن مالا، درسی کتاب برائے ریلیجیس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

یہ تمام کفریہ عقائد مختصر کر کے پیش کئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ اسماعیلیہ آغاخانی فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے۔ جس کا اسلام سے دور دور تک بھی واسطہ نہیں۔